تبصرے

اقبال کی کہانی کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی

از ڈاکٹر مظہر الدین احمد الجامعی تقطیع کلاں صفحات ۲۳۴ کتابت و طباعت اعلیٰ قیمت مجلد تین روپیہ پتہ:۔ اشاعت محل۔ دار السلام قدیم ملک پیٹ حیدر آباد دکن۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم کے فلسفہ۔ ان کی شاعری اور سوانح حیات سے متعلق انگریزی اور اردو میں اب تک چھوٹی بڑی بیسیوں کتابیں اور سینکڑوں مقالات لکھے جا چکے ہیں لیکن اس کتاب کے لائق مؤلف کا دعویٰ ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے پیغام و کلام کی اصل روح جو "آدم گری" ہے اسے خاطر خواہ سمجھنے کی کوشش کسی نے نہیں کی ہے اور جو شخص جس خیال کا ہے اس نے کلام اقبال کو اپنے ہی خیالات کے سانچے میں اتار لیا ہے اس بنا پر انھوں نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں ترجمان حقیقت کے کلام کا تحلیلی و تنقیدی مطالعہ کرکے متعدد اشعار کی تشریح انھی کے اشعار سے اور خود اپنی طرف سے اس طرح کی گئی ہے جس سے پورے کلام میں ہم آہنگی پائی جائے اور یہ معلوم ہو کہ در اصل سارا کلام ایک ہی پیغام کے مختلف اجزا ہیں اس میں شبہ نہیں کہ یہ کوشش بڑی مستحسن ہے اور پھر مؤلف کے خطیبانہ اور واعظانہ انداز بیان نے اس میں اور زور پیدا کر دیا ہے، لیکن یہ ظاہر ہے کہ کسی حقیقت پر علمی اور سنجیدہ گفتگو کرنے کے لئے یہ طرز بیان اور یہ انداز گفتگو ناموزوں اور نامناسب ہے اس طرز بیان سے جذبات تو برانگیختہ ہو جاتے ہیں لیکن موضوع بحث کے بہت سے گوشے پردۂ خفا میں رہ جاتے ہیں چنانچہ اس میں بھی یہی ہوا ہے ہر شخص جانتا ہے کہ جہاں تک شعائر اسلام کے ادب و احترام اور اسلامی رسومات و عبادات اور شریعت و طریقت کے اصل خط و خال کا تعلق ہے اقبال مرحوم اس معاملہ میں کٹر سے کٹر مولوی اور صوفی تھے اور انھوں نے جس ملائیت اور "صوفیت و خانقاہیت" پر نفرین کیا ہے وہ صرف وہ ہے جس کو بعض لوگوں نے صرف ایک پیشہ کی حیثیت سے اختیار کر لیا ہو اور وہ جسد